Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ ، نمبر ۱۶۴ ، اتوار ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ، ۱۹ وفا ۱۳۶۰ ہش ، ۱۹ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ - ٹیلیفون: ۴۴۹ ، قیمت: ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۳ وفا/جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔"

باقی صـ۸ پر

واشنگٹن میں عورتوں کے حقوق اور مقام پر بین المذاہب سیمینار کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ امریکہ کے تحت منعقدہ تقریب میں صرف عورتوں نے شرکت کی:

یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے بارے میں عورتوں کی تقاریر اور سوال وجواب کی دلچسپ اور پُرلطف محفل

سامعات میں ایک تہائی تعداد یہودی اور عیسائی عورتوں کی تھی، تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا

واشنگٹن: گذشتہ دنوں احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی واشنگٹن شاخ نے جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکز مسجد فضل واشنگٹن میں ایک نہایت کامیاب بین المذاہب سیمینار کا انعقاد کیا ۔ جس میں یہودی، عیسائی اور مسلمان عورتوں نے اپنے اپنے مذہب میں عورت کا مقام بیان کیا اور سوالوں کے جواب دیئے ۔ اس سیمینار کی خاص بات یہ تھی کہ امریکہ جیسے لادینی اور مردوں عورتوں کی مخلوط مجالس منعقد کرنے والے ملک میں اس تقریب میں صرف عورتوں نے شمولیت کی ۔ عورتوں نے ہی تقاریر کیں اور عورتیں ہی حاضرات تھیں ۔

اس سیمینار کے بارے میں لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کی صدر محترمہ صفیہ لطیف سعید نے اپنی رپورٹ میں تفاصیل بھجوائی ہیں ۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ

لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کے زیر اہتمام ۱۴ر جون ۱۹۸۱ء کو مسجد فضل واشنگٹن میں ایک بین المذاہب سیمینار کا انتظام کیا گیا جس نے بفضلہ تعالیٰ نہ صرف تبلیغ کا ایک اہم موقعہ فراہم کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہماری احمدی بہنوں کی تربیت میں بھی ممد ثابت ہوا ۔ الحمد للہ ۔

سیمینار کی تیاریاں دو ماہ قبل شروع ہوئیں اور اس علاقہ کے معروف یہودی اور عیسائی گروپوں کو شمولیت کے لیے مدعو کیا گیا ۔ دعوت قبول کرنے والی خواتین کو اپنے ساتھ اپنے ہم عقیدہ بہنوں کو بھی لانے کی دعوت دی گئی ۔ اس کے علاوہ ایک دیدہ زیب پمفلٹ چھپوا کر وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا اور ریڈیو پر بھی سیمینار کے انعقاد کا اعلان کروایا گیا ۔ چنانچہ سیمینار شروع ہونے پر میٹنگ روم کے علاوہ مسجد کا کمرہ اور ہال دے سب بھرے ہوئے تھے ۔ واشنگٹن کی لجنات کے علاوہ پارک اور بالٹی مور کی لجنات نے کثرت سے شرکت کی ۔ سامعات میں تقریباً ایک تہائی یہودی اور عیسائی عورتیں تھیں جنہیں پوری مہمان نوازی کے ساتھ خوش آمدید کہہ کر کرسی صدرات کے قریب جگہ دی گئی ۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے محترمہ بلونگار احمد نے کیا ۔ اس کے بعد سسٹر نصرت الحدیث (آف مارلیش) نے انہی آیات کا ترجمہ پڑھکر سنایا ۔ بعد ازاں صدر لجنہ اماء اللہ واشنگٹن خاکسار صفیہ سعید نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا ۔ اپنے مختصر سے استقبالیہ خطاب میں خاکسار نے بتایا کہ عورت کے مقام کے تعین میں بہت افراط و تفریط ہوئی ہے اور ہو رہی ہے ۔ خالق حقیقی کی راہنمائی ہی اس مسئلہ کو حل کر سکتی ہے ۔ خاکسار نے مزید بتایا کہ اسلام تمام پیشوایان مذاہب کی عزت اور احترام سکھاتا ہے اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام عالمگیر مذاہب کی ابتداء الہام الٰہی سے ہوئی ۔ یہ سلسلہ مختلف زمانوں میں اور مختلف جگہوں پر چلتا رہا حتیٰ کہ بنی نوع انسان کے سماجی، عقلی اور روحانی قواء اس قابل ہو گئے کہ وہ ایک کامل ہدایت کو سمجھ سکیں اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال سکیں ۔ تب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل ہدایت یعنی قرآن شریف دے کر بھیجا اور اس پیغام کو نسل انسانی کے لیے ہمیشہ ہمیش کے لیے محفوظ کرنے کا انتظام کیا ۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کی عملی زندگی میں عورت کو ایک عظیم مقام دیا گیا ہے روحانی مراتب کے حصول کے لیے اس پر کسی قسم کی روک نہیں رکھی گئی اور دنیوی معاملات میں اس کے حقوق کی مکمل حفاظت کی گئی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسے معاشرہ کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کا شعار پاک دامنی اور نیکی ہے اس کے بعد ریورنڈ فرانسس ٹرنر نے جو کرسچین ہولی نس چرچ (CHRISTIAN - HOLINESS CHURCH) سے تشریف لائی تھیں ۔ سامعات سے خطاب کیا ۔ انہوں نے تثلیث، کفارہ اور الوہیت مسیح کے بارہ میں اپنے موقف کی تفاصیل بتائیں جب سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا تو ہماری احمدی بہنوں نے ان سے کئی سوالات کئے جن کا وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکیں ۔ مثلاً جبکہ یسوع مسیح عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا تو کیسے خدا ہو سکتا ہے؟ اگر یسوع بے گناہ تھا تو بقول انجیل اس نے انجیر کے درخت پر لعنت کیوں کی؟ کیا روح چل اور بول سکتی ہے اور اسے چھوڑا جا سکتا ہے جیسا کہ یسوع کی "روح" کے متعلق بعد از واقعہ صلیب بیان کیا جاتا ہے؟ اس موقف کی کیا دلیل ہے کہ ایک نوزائیدہ بچہ گنہ گار ہوتا ہے؟ احمدی بہنوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور واقعہ صلیب کے متعلق اسلامی موقف کو بھی بیان کیا اور ریورنڈ فرانسس سے پوچھا

باقی صـ۸ پر

چنیوٹ میں پندرھویں صدی ہجری کے پہلے رمضان المبارک کے بابرکت ایام

چنیوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرھویں صدی ہجری ۱۴۰۱ھ کے پہلے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں داخل ہوتے ہی جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں نماز تراویح کا مکرم محترم حافظ پرویز اقبال صاحب نے پڑھانی شروع کی ۔ اسی طرح صبح کی نماز کے بعد دونوں مساجد احمدیہ میں درس الحدیث شروع ہو گیا اور نماز عصر کے بعد جامعہ مسجد احمدیہ میں قرآن مجید کے درس کا سلسلہ مبارک شروع ہو چکا ہے جس میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے ممبران باری باری حصہ لے رہے ہیں ۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام صدر لجنہ اماء اللہ چنیوٹ کی رہائش گاہ پر روزانہ صبح سات بجے درس قرآن مجید شروع ہے ۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ کے صدر مکرم سردار عبدالقادر صاحب نے درخواست کی ہے کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان بابرکت ایام کی برکتوں نعمتوں اور فضلوں سے سبکو نوازے ۔ آمین

کینیڈا میں پہلی بار ٹیلی ویژن پر

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی تصویر دکھائی گئی

ٹورانٹو (کینیڈا) امیر جماعت اور مشنری انچارج کینیڈا مکرم منیر الدین صاحب شمس نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ کینیڈا کے ٹیلی ویژن پر پہلی بار سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی شبیہ مبارک کی تصویر دکھائی گئی ۔ کیبل گرام میں اس کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ۲۲ر جون ۱۹۸۱ء کو مکرم منیر الدین صاحب شمس کا ایک انٹرویو گلوبل نیٹ ورک ٹیلیویژن سے نشر کیا گیا ۔ (باقی صـ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ
۱۹ وفا ۱۳۶۰ ہش

بہت ہی بُرے ساتھی کی صحبت اور اس کی ہلاکت آفرینی

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بُروں کی صحبت سے بچنے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے اس لئے کہ صحبت کا اثر انسان پر بہت گہرا ہوتا ہے جو شخص بُری صحبت میں اٹھتا بیٹھتا ہے وہ خود بھی بُرا بنے بغیر نہیں رہتا۔ برخلاف اس کے جو شخص نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو رفتہ رفتہ ان کا اثر قبول کر کے وہ بھی انہی کی طرح نیک بن جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے وقت انہیں اس کا طریق یہ بتایا ہے کہ وہ صادقوں کی معیت اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ○

(التوبہ آیت ۱۱۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (اس کا طریق یہ ہے کہ) صادقوں کی معیت میں رہو (یعنی صادقوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ)

جہاں خدا تعالےٰ نے بُروں کی صحبت سے بچنے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا، وہاں ایک انتہائی بُرے ساتھی کا بھی ذکر کر کے اس سے بچنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے وہ بہت ہی بُرا ساتھی کون ہے؟ سو اللہ تعالےٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ○ (النساء آیت ۳۹)

ترجمہ:۔ اور جس (شخص) کا شیطان ساتھی ہو (وہ یاد رکھے کہ) وہ بہت بُرا ساتھی ہے۔

اس بہت بُرے ساتھی کو اللہ تعالےٰ نے مومنوں کا کھلا کھلا دشمن قرار دیا ہے اور اس کی پیروی نہ کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○

(البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پوری پوری فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اور پھر ساتھ ہی خبردار فرمایا ہے کہ اس بہت ہی بُرے ساتھی کی پیروی کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں میں ملوث ہوئے بغیر نہ رہو گے چنانچہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (النور آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ جان لے کہ شیطان بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے بہت ہی بُرے ساتھی یعنی شیطان کی پیروی نہ کرنے کا حکم بار بار اس لئے دیا ہے کہ اگرچہ یہ مومنوں کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ لیکن یہ ان مومنوں کو جو انہیں اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں ایسے خفیہ طریقوں سے گمراہ کرتا ہے کہ انہیں اپنی گمراہی کا علم ہونے نہیں پاتا اور جن بُرے کاموں اور افعال میں وہ اس کی ترغیب پر ملوث ہو جاتے ہیں انہیں وہ بُرے افعال بُرے نہیں لگتے۔ اور وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ سچے راستہ پر چل رہے ہیں اور کئے ہدایت یافتہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس بہت ہی بُرے ساتھی کے ان خفیہ طریقوں سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ○ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ○

(الزخرف آیات ۳۷، ۳۸)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی رحمٰن (خدا) کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو مستولی کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور وہ (شیاطین) ان کو کامل (یعنی سچے) راستہ سے روکتے رہتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سچے راستہ پر چل رہے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کی علامتیں بیان کی ہیں جو شیطان کو اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں۔ پہلی علامت یہ ہے کہ ایسے لوگ خدا تعالےٰ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں۔ دوسری علامت یہ ہے کہ شیطان انہیں سچے راستہ پر چلنے سے روکتا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدیوں اور ناپسندیدہ افعال میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسری علامت یہ ہے کہ وہ اپنی تمام تر بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے باوجود اس زعم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہی اصل ہدایت یافتہ ہیں اور جو لوگ ان جیسے نہیں ہیں وہ سچے گمراہ ہیں یہ مغالطہ انہیں حق کی طرف واپس لوٹنے نہیں دیتا اور وہ گمراہی میں مبتلا رہتے ہوئے ہی اس جہان سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے شیطان کو ساتھی بنانے والے ایسے بداعمال و بدکردار لوگوں کے متعلق فرمایا:۔

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ○ (التوبہ آیت ۸۵)

ترجمہ:۔ اور تو ان کے مالوں اور اولادوں پر تعجب نہ کر۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اس دنیا میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں۔

پس دعویٰ ایمان کے باوجود ذکر الٰہی سے غفلت، بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی کثرت اور اس کے باوجود اپنے ہدایت یافتہ ہونے کا زعم اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں نے شیطان کو اپنا ساتھی بنا رکھا ہے اور وہ انہیں تباہی کی طرف لے جا رہا ہے اسی لئے حقیقی مومنوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ذکر الٰہی سے کبھی غافل نہیں ہوتے اور ہر قسم کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں سے دور رہتے ہوئے نیک اعمال کی بجا آوری میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں اور پھر ان نیک اعمال پر کبھی نازاں نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے ہمیشہ لرزاں رہتے ہیں کہ ان کی کسی غفلت کی وجہ سے ان کے اعمال حبط نہ ہو جائیں اور وہ شیطان کے شر سے بچنے کے لئے ہمیشہ خدا تعالےٰ سے اس کی پناہ طلب کرتے رہتے ہیں تاکہ بئس القرین کبھی ان کے قریب نہ پھٹک سکے۔ اپنے ان اوصاف کی وجہ سے وہ الگ پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ دنیا پر آشکار کرتا رہتا ہے کہ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

یعنی یہ کہ وہی سچے اور حقیقی مومن ہیں۔

عید فنڈ اور فطرانہ

امرائے کرام و صدر اصحاب سے گزارش ہے کہ

۱۔ عید فنڈ ہر دوست سے انکی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرمایا جائے اور مرکز میں بھجوا دیا جائے۔

۲۔ فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں چار روپے فی کس مقرر کی گئی ہے۔ بیرونی جماعتیں اس میں سے ½ اور ربوہ کے حلقہ جات ¼ مرکز میں نزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم اسلامی عبادت۔۔ اعتکاف

سلطان احمد پیر کوٹی

یوں تو رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی بہت مبارک ہے۔ یہ قرآن کریم کے نزول کی یادگار ہے۔ اس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ اور اسی میں قرآن کریم کی تکمیل ہوئی یعنی آخری قرآنی وحی نازل ہوئی۔ پھر یہ مہینہ اپنے فیوض و برکات کے لحاظ سے سال کے دوسرے ایام پر اس لئے بھی فوقیت رکھتا ہے کہ اس ماہ کے شروع ہوتے ہی ایک انسان محض خدا کی خاطر دن کے وقت کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لیتا ہے اور اس طرح وہ اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنا سارا وقت ذکر الٰہی اور عبادت الٰہی میں صرف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ راتوں کی نیند کو تیاگ دیتا ہے اور انہیں خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے حضور متضرعانہ اور عاجزانہ دعاؤں میں گذار دیتا ہے۔ قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرتا ہے۔ لیکن اس کا آخری عشرہ اور بھی ممتاز ہے۔ اس میں اس کی عبادت اور دعائیں اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالےٰ کے قرب و وصال کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور فائز المرام اور سرخرو ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا۔

شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَ اَحْيَا لَيْلَهٗ وَ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔

(متفق علیہ)

آپ کمر ہمت کس لیتے۔ رات کو زندہ رکھتے۔ یعنی اسے عبادت۔ ذکر الٰہی۔ دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں گذارتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تا وہ بھی اس عشرہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا۔"

(ترمذی)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ مبارکہ میں اتنی محنت شاقہ عبادت بجالانے میں کرتے جو اس کے دوسرے دنوں میں نہ کرتے۔

اس عشرہ مبارکہ کے بابرکت لمحات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے اسلام نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے۔ یعنی انسان کچھ دنوں کے لئے دنیوی علائق سے منہ موڑ کر اور گھریلو دھندوں سے کنارہ کش ہو کر مسجد میں ہی صبح و شام قیام کرتا ہے۔ اور یکسو ہو کر عبادت ذکر الٰہی دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بھی اس عبادت کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ۔

(البقرہ آیت ۱۸۸)

اور جب تم مسجد میں معتکف ہو تو اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔ جب کہ رمضان المبارک کی دوسری راتوں میں عورتوں سے مباشرت جائز ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ۔

(البقرۃ آیت ۱۸۸)

تمہیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی تھی۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا:۔

اِنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

(متفق علیہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے ان دنوں میں اعتکاف کیا۔

اعتکاف کا لفظ عکف سے ہے اور عکف کے معنی ہیں۔ اَلْاِقْبَالُ عَلَى الشَّيْءِ وَ مُلَازَمَتُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ التَّعْظِيْمِ کسی چیز کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا اور اس کے ساتھ اس کی تعظیم کی خاطر تعلق قائم رکھنا یا اس میں رہنا اِعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ کے معنی ہیں لَبِثَ فِيْهِ لِلْعِبَادَةِ وہ عبادت کے لئے مسجد میں ٹھہرا (مفردات)

اسلامی اصطلاح میں اعتکاف کی تعریف یہ ہے کہ هُوَ اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَ نِيَّةِ الْاِعْتِكَافِ مسجد میں روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا۔ اعتکاف کی عبادت بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ بیہقی نے ایک روایت درج کی ہے کہ:۔

مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِيْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ

جس شخص نے رمضان میں دس دن اعتکاف کیا اسے دو حجوں اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔

اسی طرح یہ روایت بھی آتی ہے:۔

مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔

جو شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین بڑی خندقیں بنا دے گا جو زمین و آسمان یا مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ وسعت رکھتی ہوں گی۔

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ:۔

قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارہ میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ اور اس کے لئے دوسرے نیکیاں کرنے والوں کی مانند نیکیاں جاری رہتی ہیں۔ جو شخص فارغ القلب ہو کر دنیا سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے وہ مسجد میں مقید ہو کر رہ جاتا ہے اور سارا وقت عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قرب اسے نصیب ہوتا ہے۔ رحمت الٰہی اس پر نازل ہوتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کے قلعہ میں بند ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے تمام حیلوں سے محفوظ و مصئون رہتا ہے۔ جیسے ایک آدمی بادشاہ کے محل کے دروازے پر دھرنا مار کر بیٹھ جائے اور کہے میری حاجت پوری ہو گی تو یہاں سے ہلونگا۔ اسی طرح معتکف اپنی زبان حال سے کہتا ہے۔ کہ اے میرے مولیٰ اب میں تیرے دروازے سے اس وقت تک نہیں ہلوں گا۔ جب تک تو میری خطائیں معاف نہ کر دے۔ میرے مقاصد پورے نہ ہوں اور میرے غموں اور پریشانیوں سے مجھے نجات نہ مل جائے۔

یوں تو اعتکاف کی عبادت سال کے کسی حصہ میں بھی بجالائی جا سکتی ہے۔ یعنی انسان سال کے کچھ دن اس عبادت کے لئے مخصوص کر سکتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک میں اور پھر اس کے آخری حصہ میں یہ عبادت بجالانا فوائد کے اعتبار سے سال کے دوسرے حصوں میں یہ عبادت بجالانے سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہی اعتکاف بیٹھنا ثابت ہے اور صحابہؓ کو بھی آپؐ نے انہی دنوں میں اعتکاف کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اعتکاف کرنا چاہے فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ۔ (متفق علیہ) کہ جو شخص اعتکاف کی عبادت بجالانا چاہے وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایسا کرے۔ اور جیسا کہ پہلے ایک حدیث نقل کی جا چکی ہے۔ آپؐ کی زندگی کا معمول بھی یہی تھا۔ کہ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ آپؐ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے۔ آپؐ کے وصال کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات نے انہی دنوں میں اعتکاف کیا۔ ان کے علاوہ علماء امت اور آئمہ کرام نے بھی انہی دنوں میں اعتکاف پر اسی قدر مواظبت اختیار کی کہ یہ عبادت اسی ماہ سے وابستہ ہو کر رہ گئی۔

اعتکاف دس دن کا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے:۔

كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا

(بخاری)

آپؐ ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے اور دس دن تبھی پورے ہوتے ہیں کہ بیس رمضان کو اعتکاف شروع کیا جائے۔ اگر بیس تاریخ کو اعتکاف شروع نہ کیا جائے تو ۲۹ دن کا رمضان ہونے کی صورت میں اعتکاف نو دن کا ہو گا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ:۔

"اعتکاف کے لئے بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی گیارہ۔"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۴۱ء)

مسنون اعتکاف دس دن ہی کا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اگر کوئی شخص زیادہ دن کا اعتکاف کرنا چاہے یا دس دن اعتکاف کے لئے اپنی مجبوریوں کی بناء پر وقف نہ کر سکے۔ یعنی وہ دس دن وقف بھی نہ کر سکتا ہو اور اعتکاف کی عبادت سے فائدہ بھی اٹھانا چاہتا ہو تو وہ حالات کے مطابق ایسا کر سکتا ہے لیکن فقہاء امت نے کہا ہے کہ جتنے دن بھی اعتکاف کرے متواتر کرے کم سے کم مدت اعتکاف کی فقہاء نے ایک دن قرار دی ہے۔ اعتکاف روزہ کے ساتھ ہونا چاہیئے کیونکہ قرآن کریم نے اعتکاف کے ضمن میں فرمایا

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (البقرہ)

اس کے بعد صبح سے رات تک روزوں کی تکمیل کرو اور جب تم مساجد میں معتکف ہو تو ان کے (عورتوں کے) پاس نہ جاؤ۔

بخاری اور مسلم میں یہ روایت آئی ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا

اُوْفِ بِنَذْرِكَ عمر تم جاہلیت کی اس نذر کو پورا کرو۔ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا:۔

اِعْتَكِفْ وَصُمْ عمر تم اس نذر کو پورا کرو اور روزہ رکھو۔ نیز ابوداؤد نے حضرت عائشہؓ کی یہ روایت درج کی ہے کہ

لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ

اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ جماعت احمدیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا۔

اعتکاف کہاں کیا جائے۔ قرآنی ارشاد ہے کہ

اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ

یعنی اس حال میں کہ تم مساجد میں معتکف ہو۔ اس ارشاد سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ افضل امر یہی ہے کہ اعتکاف مسجد میں کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتے تھے۔ پھر مسجد کون سی ہو؟ درمنثور میں ہے

كُلُّ مَسْجِدٍ لَهٗ مُؤَذِّنٌ وَاِمَامٌ فَالْاِعْتِكَافُ فِيْهِ يَصْلُحُ۔

ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام مقرر ہو یعنی اس میں نماز باجماعت کا انتظام ہو۔ اس میں اعتکاف کرنا چاہیئے تا نماز باجماعت کی خاطر معتکف کو مسجد سے باہر نہ جانا پڑے۔ پھر چونکہ مسجد جامع نہ ہونے کی صورت میں معتکف کو جمعہ کے لئے دوسری مسجد میں جانا پڑتا ہے اور آنے جانے پر وقت خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (ابوداؤد)

جامع مسجد کے سوا اعتکاف صحیح نہیں۔ گو بامر مجبوری مسجد کے باہر بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ:۔

"مسجد کے باہر اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا۔"

(الفضل ۱۲ر مارچ ۱۹۶۴ء)

بعض علماء نے عورت کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنے گھر میں اعتکاف کر سکتی ہے اور اس کی صورت یہ بتائی ہے کہ وہ اپنے گھر میں کوئی جگہ اعتکاف کے لئے مخصوص کرے اور وہاں اعتکاف کرے۔

اعتکاف کب شروع کیا جائے؟۔

ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے۔

صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهٖ۔

آپ نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنے معتکف (اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہو جاتے بعض فقہا کا خیال ہے کہ اعتکاف غروب آفتاب سے کیا جائے۔ اعتکاف کا وقت ۲۹ یا ۳۰ رمضان کو شوال کا چاند نظر آ جانے پر ختم ہو جاتا ہے اور معتکف اپنے گھر کو جا سکتا ہے۔ مسجد چونکہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نماز کی ادائیگی کے لئے لوگ آتے ہیں پھر معتکفین کی تعداد بڑھ جائے تو ان کی وجہ سے بھی معتکف اپنی توجہ کو پوری طرح عبادت دعا۔ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے یکسوئی حاصل کرنے کے لئے بہتر ہے کہ معتکف مسجد کی ایک طرف پردہ لگا لے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو

كُنْتُ اَضْرِبُ لَهٗ خِبَاءً (بخاری)

میں آپؐ کے لئے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیتی تھی۔

معتکف کو مسجد میں فرش پر سونا چاہیئے تا مسجد میں عبادت کی خاطر آنے جانے والوں کو کوئی مشکل پیش نہ آئے اور جگہ بھی تنگ نہ ہو پھر فرش پر سونے سے عجز و انکسار کا اظہار بھی ہوتا ہے لیکن خاص حالات میں جبکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو معتکف اپنے سونے کیلئے مسجد میں چارپائی بچھا سکتا ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت درج ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے آپ کیلئے ستونِ توبہ کی اوٹ میں بستر لگایا جاتا

معتکف کو چاہیئے کہ وہ مسجد کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھے۔ کھانا کھائے تو اس طرح کہ صفوں پر سالن یا دوسری اشیاء خوردنی نہ گریں۔ مسجد میں بیٹھ کر حجامت نہ بنوائے جب حجامت بنوانے کی ضرورت محسوس ہو تو مسجد سے باہر نکل کر حجامت بنوائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کی صفائی کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ مسجد میں سر میں کنگھی بھی نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو میں مسجد کے باہر کھڑی ہو جاتی۔

اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ

آپؐ مسجد میں کھڑے ہو کر اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی۔

معتکف کو زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں صرف کرنا چاہیئے اور سوائے اشد ضرورت کے مسجد سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے۔

كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ (متفق علیہ)

آپؐ سوائے اشد حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ

(ابوداؤد)

معتکف کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے کہ دوران اعتکاف کسی مریض کی عیادت کے لئے نہ جائے۔ کسی جنازہ میں شریک نہ ہو۔ بیوی سے مباشرت نہ کرے اور سوائے اشد حاجت کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ اگر کوئی مریض سرراہ مل جائے تو اس کی تیمارداری میں کوئی حرج نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران اعتکاف راہ گذرتے ہوئے مریض کی تیمارداری کر لیتے تھے راستہ چھوڑ کر یا خاص طور پر عیادت کی نیت سے نہیں جاتے تھے۔ اگر کوئی مریض ایسا ہو کہ اس کی جان بچانے کے لئے اور علاج معالجہ میں مدد دینے کے لئے معتکف کا مسجد سے باہر جانا ضروری ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے بغیر اس کے لئے کوئی چارہ نہ ہو تو وہ مسجد سے باہر جا سکتا ہے کیونکہ یہ ضرورتیں ایسی ہوں گی جو مَا لَا بُدَّ مِنْهَا میں شامل ہوں گی۔

معتکف کے عزیز و اقارب اعتکاف کے دوران اس کی ملاقات کے لئے مسجد میں آ سکتے ہیں۔ بیوی معتکف مرد کے پاس آ سکتی ہے اور خاوند معتکف بیوی کو دیکھنے کے لئے مسجد میں جا سکتا ہے۔ معتکف اپنے عزیزوں سے نجی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مسجد میں رہتے ہوئے بعض نجی امور بھی سرانجام دیئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ ان میں زیادہ وقت ضائع نہ ہو حائضہ عورت مسجد میں نہیں جا سکتی ہاں وہ مسجد سے باہر کھڑے ہو کر اپنے معتکف خاوند کی مدد کر سکتی ہے اگر ضرورت ہو تو معتکف اپنی بیویوں کی مشایعت کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے احادیث میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حضرت ام المومنین صفیہؓ حضورؐ سے ملاقات کے لئے مسجد میں گئیں آپؐ اعتکاف کر رہے تھے وہاں بیٹھے دیر ہو گئی اور اندھیرا ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں گھر تک پہنچانے کیلئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

"سخت ضرورت کے سبب..... اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔" (بدر ۲۱ر فروری ۱۹۰۷)

اگر کسی سال اعتکاف کی نیت کی جائے مگر انسان کسی عذر کی بناء پر ایسا نہ کر سکے تو وہ دوسرے سال کسی مہینہ میں یا رمضان المبارک میں اس کی قضا کرے یا اگر کوئی شخص اعتکاف کی مدت کسی وجہ سے پوری نہ کر سکے اور اسے اعتکاف توڑنا پڑے تو وہ بھی دوسرے سال اس کمی کو پورا کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے مگر ایک سال سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو دوسرے سال آپؐ نے دس دن مزید اعتکاف کیا۔ ترمذی میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى عليه وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال کسی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال آپؐ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ آپ اعتکاف کی نیت سے معتکف میں پہنچے تو آپؐ نے وہاں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲

احتساب اور محتسب ۔ تاریخ کی روشنی میں

(مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲ ۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

خواجہ احمد محمود دستور الاحتساب میں لکھتے ہیں " احتساب در شرع دو معنی وارد۔ یکے امر کردن بمعروف چو ظاہر شود ترک آنہا۔ چنانچہ نماز و روزہ و زکوٰۃ اگر کسے ترک آں ظاہر گردد۔ دوئم نہی کردن از منکر یعنی منع کردہ خدا تعالیٰ چو ظاہر شود کرد از آں چنانچہ فسق و فجور اگر از کسے ظاہر گردد او را منع کند۔"

(احمد محمود خواجہ دستور الاحتساب نمبر ۶-۷)

شرع میں احتساب کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ جب لوگ نیکی پر عمل کرنا چھوڑ دیں مثلاً نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور زکوٰۃ دینا تو انہیں نیکی پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا جائے دوسرے یہ کہ جب لوگ منہیات کا ارتکاب کرنے لگیں مثلاً فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیں تو انہیں منع کیا جائے۔

احتساب کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ احتساب شرعی ۲۔ احتساب عرفی

احتساب شرعی میں عمومیت پائی جاتی ہے یعنی مطلق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور احتساب عرفی وہ ہے جسے ابتداء میں خلفاء اور حکام نے اپنایا اور بعد میں اس کا دائرہ وسیع کر دیا گیا۔

ابتداء میں احتساب یا محتسب کے الفاظ استعمال نہ ہوتے تھے۔ بازاروں اور دیگر عام جگہوں کے امور کی نگرانی وغیرہ کے لئے حکومت کی طرف سے ایک شخص مقرر کیا جاتا جسے صاحب السُّوق یا عامل السُّوق کہا جاتا تھا۔ اس کے ذمہ خرید و فروخت کی نگرانی منافع خوری۔ ملاوٹ۔ ذخیرہ اندوزی۔ دھوکہ۔ فریب۔ کم تولنا۔ کم ناپنا۔ گاہکوں کیساتھ بدسلوکی۔ ناجائز اور حرام اشیاء کی خرید و فروخت۔ سود خوری اور اس طرح کے خلاف شرع امور کی روک تھام کرنا تھا۔ خلیفہ مامون کے زمانہ میں جبکہ اسلامی حکومت کا دائرہ وسیع ہو چکا تھا۔ باقاعدہ محکمہ احتساب کا قیام عمل میں آیا اور اس کے بعد صاحب السُّوق یا عامل السُّوق کا عہدہ ختم کر دیا گیا اور محتسب ہی کے ذریعہ عام معاشرتی اور اخلاقی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ بازاروں کے معاملات کی نگرانی بھی سونپ دی گئی۔

خواجہ احمد محمود نے اپنی کتاب دستور الاحتساب میں تفصیل کے ساتھ محتسب عرفی کی ذمہ داریاں گنوائی ہیں۔ مثلاً شراب کے مٹکوں کو توڑ دینا۔ مزامیر (گانے بجانے کے آلات) کو ضائع کر دینا۔ شارع عام میں واقع نالوں اور نالیوں کی صفائی کی نگرانی۔ خوردہ فروشوں کو عام گذرگاہوں پر بیٹھنے سے روکنا۔ آوارہ مویشیوں اور جانوروں کو عام جگہوں پر چرنے سے روکنا۔ شہریوں کو ہدایت کرنا کہ وہ اپنے پالتو جانوروں اور مویشیوں کو باندھ کر رکھیں۔ عام راستوں پر کسی قسم کی رکاوٹ کھڑا کرنے سے روکنا۔ گلیوں اور بازاروں میں عمارت کی تعمیر یا کسی قسم کے تجاوز سے روکنا۔ ہمسایہ کے گھر میں تانک جھانک سے منع کرنا۔ ہمسایہ کے راستہ یا روشنی کو بند کرنے سے روکنا۔ تول کرنے والے باٹوں اور ترازو کی پڑتال۔ ہوٹلوں قہوہ خانوں اور اقامت گاہوں کی صفائی ستھرائی کی نگرانی۔ عورتوں کو مردانہ وضع اور مردوں کو زنانہ وضع بنانے سے روکنا۔ برسرعام گانے بجانے یا نوحہ کرنے سے منع کرنا۔ عیدگاہ میں اگر کوئی سازے جائے تو اسے جلا دینا۔ کبوتر بازی۔ چوسر اور شطرنج بازی سے منع کرنا۔ عورتوں کو بے حیائی اور نامحرموں کے ساتھ اختلاط سے باز رکھنا اور ان کے والدین شوہروں یا سرپرستوں کو تنبیہ کرنا۔ مُردہ نہلانے والوں کو تاکید کرنا کہ وہ شریعت کے احکام کے مطابق مردوں کو غسل دیا کریں۔ گورکنی یا میّت کو قبرستان تک لے جانے اور دفن کرنے کی بھاری اجرت وصول کرنے سے روکنا۔ مساجد اور عیدگاہوں کی دیکھ بھال اور خاص طور پر اس امر کی نگرانی کہ جمعہ یا عیدین کے موقعہ پر لوگ مساجد کو تجارت کی جگہ نہ بنالیں یا لوگ مساجد میں بھیک مانگنا نہ شروع کر دیں۔ لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگنے اور مساجد میں قصہ گوئی کرنے سے روکنا۔ پاگلوں کو مساجد میں داخل نہ ہونے دینا۔ موذی جانور اور باؤلے کتوں کو شہر کے گلی کوچوں میں نہ پھرنے دینا۔ کم تولنے والوں کو سزا دینا۔ ملاوٹ کرنے والوں کو سزا دینا۔ تہمت کی جگہ کھڑے ہونے سے روکنا۔ بت سازی سے روکنا۔ ساز بنانے سے منع کرنا۔ شراب نوشی سے روکنا۔ ہوٹلوں اور تنوروں کے مالکوں کو رمضان المبارک میں دن کی ابتدائی ساعتوں میں کھانے پکانے سے منع کرنا۔ عوام کو مجبور کرنا کہ وہ رمضان المبارک کا تقدس برقرار رکھیں اور اگر کسی شرعی عذر کی بناء پر کوئی روزہ دار نہ ہو تو بھی وہ رمضان المبارک کا احترام کرے اور برسرعام کھانے پینے سے احتراز کرے۔ محتسب کی یہ بھی ذمہ داری تھی کہ وہ بزرگانِ دین کے مقابر پر ہونے والے خلاف شریعت امور سے روکے مثلاً عورتوں کا بے پردہ زیارت کیلئے آنا۔ بزرگانِ دین کے مقابر کو تفریح گاہ بنانا ان کی بے حرمتی کرنا یا قبرستان میں کسی شخص کا اپنی مرضی سے تصرف کرنا۔ محتسب کو چاہیئے کہ وہ جادوگروں کو شعبدہ بازی سے روکے اور عوام کو جادوگروں، نجومیوں، دست شناسوں کے پاس جانے سے روکے۔ اسی طرح حمام میں ننگے نہانے سے روکے ..... اسقاط حمل اور مسلمانوں کو خصی بنانے سے روکنا بھی محتسب کے فرائض میں داخل ہے۔ (دستور الاحتساب)

خواجہ احمد محمود اور دوسرے مشاہیر علماء نے اپنے دَور کی مروجہ منہیات کو پیش نظر رکھ کر محتسب کے فرائض کا تعین کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف انہیں علماء کے متعین کردہ فرائض پر اکتفا کیا جائے۔ وقت بدلتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں موجودہ دَور کی منہیات کے مطابق اس کے انسداد کے طریقے بھی مختلف ہوں گے۔

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔

" بر طبق حدیث نبویؐ کہ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات
کوئی احسن انتظام اسلام کی خدمت کے لئے سوچنا بدعت اور ضلالت میں داخل نہیں ہے۔ جیسے جیسے بوجہ تبدل زمانہ کے اسلام کو نئی نئی صورتیں مشکلات کی پیش آتی ہیں ..... ویسی ہی نئی نئی تدبیریں کرنی پڑتی ہیں۔ ..... ہر یک وقت اور زمانہ انتظامات جدیدہ کو چاہتا ہے "

(آئینہ کمالات اسلام قیامت کی نشانی صفحہ ۲ تا ۴)

احتساب یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اصل غرض یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ میں سکون و اطمینان کا دَور دَورہ ہو۔ سب انسان اللہ تعالیٰ کے فرمودہ احکام کے مطابق زندگی بسر کریں۔ سلامتی روحی اور تحفظ انہیں حاصل ہو۔ قرآن کریم نے انسانی معاشرہ کی ترقی کامیابی اور فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اصل الاصول بیان فرما دیئے ہیں۔ اور جو امور معاشرہ کے لئے تباہ کن یا مضرت رساں ہیں ان کا بیان بھی موجود ہے۔ پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین کی تشریح و توضیح اپنے قول و فعل سے کر دی اور عملی زندگی میں انہیں نافذ کر کے دکھا دیا۔ پس قرآن و سنت نے ہمیں اصول دیئے ہیں جن کی بنیادوں پر ہم اپنے نظامِ زندگی کا ڈھانچہ تیار کر سکتے ہیں ہمیں پوری آزادی ہے کہ قرآن و سنت کے عطا کردہ اصولوں کی روشنی میں اپنے دَور کے تقاضوں کے مطابق اپنا نظامِ حیات وضع کریں یہی طریق کار نظامِ احتساب میں بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے ہاں اس وقت احتساب کا نظام مختلف صورتوں میں کارفرما ہے۔ مثلاً پولیس۔ عدلیہ۔ انتظامیہ۔ پھر ان ہر سہ اداروں کے آگے مختلف ذیلی ادارے یا معاون ادارے ہیں جو کسی نہ کسی طرح احتساب کا فریضہ ادا کرتے ہیں اور ان کا اپنا اپنا طریق کار حکومت نے مقرر کر رکھا ہے۔

ابتدائی دَور میں اگرچہ محتسب۔ شُرطہ (پولیس) اور قاضی کے فرائض کی تقسیم واضح طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ لیکن ان کے طریق کار میں بہرحال فرق تھا۔ مثلاً قضاء کے قاضی کے لئے ضروری تھا کہ اس کی عدالت میں کوئی مدعی دعویٰ دائر کرے۔ دعویٰ ہونے کے بعد قاضی ثبوت کے طور پر ضروری دستاویزات یا شہادت طلب کرے اور فریقین کے بیانات سنے اور پیش کردہ ثبوت کا جائزہ لینے اور حلف دلانے کے بعد مقدمات کا فیصلہ کرے۔ لیکن محتسب کو مقدمات سننے فیصلہ کرنے یا حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ بلا دعویٰ دائر ہوئے اور بغیر مدعی و مدعا علیہ کی موجودگی کے قاضی کسی معاملہ میں ہاتھ ڈالنے کا مجاز نہیں تھا۔ لیکن جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ضرورت پیش آتی وہاں محتسب دخل اندازی کر سکتا تھا اور لوگوں کو اپنے اختیارات کے تحت منہیات کے ارتکاب سے روک سکتا تھا۔ قاضی کے لئے پوری تحقیق کی ضرورت تھی۔ لیکن محتسب کے لئے اس قسم کی ضرورت نہیں تھی۔ شُرطہ (پولیس) صرف ان معاملات میں دخل دے سکتی تھی جو قابلِ دست اندازی پولیس ہوتے۔

(قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسین الفراء الحنبلی۔ الاحکام السلطانیہ صفحہ ۲۷۰ مطبوعہ مصر ۱۹۳۸ء)

محتسب کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے دائرۃ معارف اسلامیہ کا مقالہ نگار لکھتا ہے۔

بازار کی نگرانی کے علاوہ محتسب ... مذہبی فرائض کی انجام دہی کی دیکھ بھال کرتا (نماز باجماعت کا اہتمام اور مساجد کی نگرانی وغیرہ) مردوں اور عورتوں کے درمیان شائستگی اور اخلاق کی پڑتال وغیرہ۔

بعض بے باک محتسبوں کے حالات بھی ملتے ہیں جو غلط فیصلہ کرنے والے قاضیوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکتہ چینی کیا کرتے تھے یا جن کا درس تدریس اجماع امت کے خلاف ہوتا تھا۔ جہاں تک عوامی امور کا تعلق تھا۔ محتسب کا بنیادی کام بازاروں کی دیکھ بھال کرنا تھا۔ تقرر کے احکام میں اس امر کی حرامت ہوتی تھی کہ محتسب کا کام اوزان اور پیمانوں کی جانچ پڑتال ہے۔ یہ اتنے پیچیدہ اور مختلف النوع ہوتے تھے کہ ان کے ذریعہ عوام الناس کو دھوکہ دیا جاسکتا تھا۔ عام طور پر محتسب کو جملہ اقسام کی کوتاہیوں بد دیانتیوں پر نظر رکھنی ہوتی تھی اور ان کا تدارک کرنا ہوتا تھا اور اشیائے صرف کی تیاری کے دوران ہونے والی بے ضابطگیوں کا قلع قمع بھی محتسب ہی کے ذمہ تھا۔

(اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ پنجاب ۱۹۱-۹۸ طبع ۱۹۷۲ء)

مقالہ نگار آگے چل کر لکھتا ہے :-

اگر کوئی خاص عہدہ دار نہ ہوتو محتسب سکوں کو بھی پرکھ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ اس امر کی بھی نگرانی کرتا تھا کہ تاجر یا اس کے کارندے مکاری سے کام نہ لیں گاہک کو دھوکہ نہ دیں اور زیادہ دام نہ لیں اسے یہ بھی دیکھنا پڑتا تھا کہ سوداگر ایسا کام نہ کریں جس کا تعلق سودی لین دین سے ہو محتسب عطاروں اور طبیبوں کا بھی محاسبہ کرتا تھا اور مدرسوں میں جاکر ایسے اساتذہ کو تنبیہ کرتا یا سزا دیا کرتا تھا جو غیر معمولی سخت گیر ہوتے

(ایضاً)

محتسب اس امر کا بھی ذمہ دار تھا کہ وہ مجالس وعظ کی نگرانی کرتا رہے اور یہ دیکھتا رہے کہ واعظ اوٹ پٹانگ یا غلط سلط باتیں کہہ کر لوگوں میں گمراہی تو نہیں پھیلا رہا چنانچہ الماوردی نے حضرت علیؓ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے :-

قد مرّ علی بن ابی طالب بالحسن البصری و ھو یتکلم علی الناس فاختبرہ۔ فقال لہ ما عماد الدین۔ فقال الورع۔ قال فما آفتہ۔ قال الطمع۔ قال تکلم الآن ان شئت۔

ایک مرتبہ حضرت حسن بصریؒ لوگوں میں وعظ کر رہے تھے کہ حضرت علیؓ ادھر سے گذرے آپؓ نے امتحان لینے کے لئے حضرت حسن بصریؒ سے سوال کیا۔ دین کا ستون کیا ہے۔ حسن بصریؒ نے جواب دیا "ورع" پھر پوچھا کہ دین کو تباہ کرنے والی کونسی چیز ہے۔ انہوں نے جواب دیا "لالچ"۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا ٹھیک ہے اب تم وعظ کرنا چاہتے ہو تو کرو۔

(باقی)

اعتکاف :- بقیہ صفحہ ۴

بعض اور خیمے دیکھے یہ خیمے امہات المومنین حضرت عائشہ۔ حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کے تھے آپؐ نے فرمایا کیا تم اس نیکی سمجھتے ہو پھر

اِنْصَرَفَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ حَتّٰی اعْتَکَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ (بخاری)

آپ واپس لوٹ گئے اور اس سال آپؐ نے اعتکاف نہ کیا آپؐ نے شوال میں دس دن اعتکاف کرکے اس کی قضا کی۔

عورت اعتکاف کرسکتی ہے لیکن شادی شدہ ہونے کی صورت میں اُسے خاوند سے اجازت حاصل کرنا ہوگی حائضہ اعتکاف نہیں کرسکتی۔ مطلقہ اور بیوہ عدت کے ایام میں اعتکاف نہیں کرسکتیں مستحاضہ بھی اعتکاف کرسکتی ہے۔

تمام اسلامی عبادات کی روح یہ ہے کہ انہیں پوری شرط سے ادا کیا جائے محض خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے انہیں بجا لایا جائے اور اس غرض سے ادا کیا جائے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی اور ثواب حاصل ہو ورنہ نماز میں ظاہری قیام و رکوع اور سجود یا روزہ میں بھوکا اور پیاسا رہنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ہر عبادت کے کچھ تقاضے ہیں اگر ان تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے تو محض اس عبادت کا ادا کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ روزہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ

(بخاری)

جو شخص جھوٹ کو نہیں چھوڑتا اور اس پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس شخص سے کھانا پینا چھڑوانے کی کوئی حاجت نہیں

ابن ماجہ کی روایت ہے

رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھَرُ۔ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے رات کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے سوائے شب بیداری کے کچھ حاصل نہیں کرتے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ روزہ یہ نہیں کہ انسان سارا دن بھوکا اور پیاسا رہے بلکہ روزہ اس چیز کا نام ہے کہ انسان بیہودہ مزاح ردی کلام اور فحش سے باز رہے۔ مباریات جماع سے بچے۔ پس اعتکاف کی عبادت کے بھی کچھ تقاضے ہیں انسان اگر بظاہر دنیا سے منہ موڑ کر اور گھریلو ضروریات کو نظر انداز کرکے خانۂ خدا میں آبیٹھتا ہے۔ شب بیدار رہتا ہے تو اس کو اس عبادت کے تقاضوں کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے اُسے ان تمام حرکات۔ سکنات افعال و اعمال سے پرہیز اور اجتناب کرنا چاہیئے جو اس عبادت کی اغراض کے منافی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے فیوض و برکات سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

فدیہ الصیام اور نظارت خدمتِ درویشاں!

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۴ جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ مومن بندے اپنی زندگی میں پھر اک بار حکم خداوندی کے تحت روزے رکھکر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہوئے اس کا تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرتے ہوئے اپنے دل کو مہبط انوار الٰہی بنائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں مسلمان مرد و عورت کو حکم دیتے ہیں کہ جو شخص (عاقل بالغ اور صحت مند) اس مبارک مہینے کو پائے۔ وہ اس کے روزے رکھے۔ البتہ جو ان دنوں بیمار یا سفر پر ہو وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کرے اور وہ افراد جن کی طاقت قریباً ضائع ہوگئی ہو۔ یا کسی دیگر حقیقی معذوری کے باعث روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیدیا کریں۔

ایسے اصحاب جنہیں خداوند تعالیٰ نے کشائش رزق سے نوازا ہے۔ وہ روزہ رکھتے ہوئے بھی ان ایام میں بطور فدیہ رمضان ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے اس نیک عمل میں کسی جہت سے اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اس زائد نیکی کے عوض پوری ہوسکے۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ۔

فدیہ رمضان کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے ہر شخص اپنے ہاں جس قسم اور معیار کا کھانا کھاتا ہے اس کے مطابق وہ اس کی ادائیگی کرے۔

پس ایسے بھائی اور بہنیں جو نظارت خدمتِ درویشاں کے ذریعہ فدیہ الصیام مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم بروقت مستحقین میں تقسیم کرسکے۔

نظارت خدمتِ درویشاں

رمضان المبارک کے دوران امرائے کرام و صدر اصحاب سے گزارش

(۱) عید فنڈ ہر دوست سے اُن کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقریبات پر وصول فرمایا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں -/۴ (چار روپے) فی کس مقرر کی گئی ہے۔ بیرونی جماعتیں اس میں سے ½ اور ربوہ کے حلقہ جات ½ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے

(ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ قریباً چھ ماہ ہوئے بس کی پچھلی سیٹ سے نیچے گر پڑیں۔ عمر رسیدہ تھیں۔ کمر میں درد ہونے لگی۔ چند ماہ بعد فیصل آباد میں آنکھوں کا اپریشن ہوا لیکن دو ماہ بعد آنکھ میں دوبارہ درد شروع ہوگئی اور پھر دوبارہ اپریشن ہوا۔ بہت سخت کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نظر بحال کردے اور جسمانی کمزوری دور فرمادے۔

(سید منیر احمد حال آخن مغربی جرمنی)

(۲) خاکسار کی چھوٹی بچی بعمر ۳½ ماہ بیمار ہے۔ اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذر محمد لیاقت مارکیٹ۔ نواب شاہ)

(۳) خاکسار آج کل پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ چند دیوانی کیس بھی عدالتوں میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین!

(محمد ظہیر الدین جی ٹی ایس بکسٹال۔ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور)

(۴) خاکسار چند ایک مشکلات میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے۔

(محمد عادل راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ثواب پہلوں کو ملا وہ آپکو بھی مل سکتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا:

"اس زمانے میں اللہ تعالےٰ نے ..... جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو..... پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے اور مل رہا ہے۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۵ر فروری ۱۹۵۸ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں ناظمین اضلاع و زعماء کرام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی چندہ وقف جدید کی وصول کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں نیز جو صاحب استطاعت دوست ابھی تک وقف جدید کے چندہ کے وعدے نہ لکھوا سکے ہوں ان سے وقف جدید کے سال رواں کے چندہ کا وعدہ حاصل کر کے مرکز میں بھجوا دیں اور وصولی کی سعی فرمائیں۔ خدا تعالےٰ احباب کو اسلام کی ترقی کے لیے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ شروع ہو چکا ہے

ان مبارک ایام میں ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مال اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اس کثرت سے صرف فرماتے تھے جس کی مثال احادیث میں تیز ہواؤں سے دی گئی ہے۔ پس جیسا کہ آپ ان مبارک ایام میں اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق پائیں تو وقف جدید کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ کوشش کر کے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنا اور اپنے اہل و عیال کا چندہ وقف جدید ادا فرما دیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں آپ کا نام بھی شامل ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں۔ (۲) ماہ اگست کے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے۔ (۳) مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک

حجم ۱۔ دس ہزار الفاظ۔ اوّل انعام ۷۰۰/- روپے دوم انعام ۵۰۰/- روپے سوم انعام ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چمبل کورس PSORIASIS COURSE

چمبل کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے PSORIASIS CURE (4CAPS)
فوری آرام کے لیے PSORIASIS OIL (30 ML)

مکمل کورس قیمت -/30 ڈاک خرچ -/5

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۷ — ۶۰۶

ٹارگٹ چندہ تحریک جدید کے پیش نظر مخلصین جماعت کی نمایاں پیشکش

۳۴۵	مکرم مقصود احمد صاحب	مالو کے بھگت	۵۰۰	روپے
۳۴۶	" خوشی محمد صاحب	میانہ پنڈ	۵۰۲	"
۳۴۷	" چوہدری محمد خورشید انور صاحب	نارووال	۷۵۰	"
۳۴۸	" میجر منظور احمد صاحب	ساہیوال شہر	۱۴۵۵	"
۳۴۹	" ملک خدا بخش صاحب	"	۲۲۳۰	"
۳۵۰	" ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب	"	۱۴۷۶	"
۳۵۱	" چوہدری محمد اسحٰق صاحب	"	۱۰۰۰	"
۳۵۲	" ملک نصیر احمد صاحب	"	۱۱۰۰	"
۳۵۳	" چوہدری عبدالحمید صاحب XEN	"	۱۱۰۰	"
۳۵۴	" شیخ ناصر احمد و سعید احمد صاحب	اوکاڑہ	۱۶۴۸	"
۳۵۵	" چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ	"	۱۵۰۰	"
۳۵۶	" شیخ سلیم احمد صاحب	"	۱۰۰۰	"
۳۵۷	" چوہدری بشیر احمد صاحب	چک نمبر ۷-۱۴/۷	۱۰۵۰	"
۳۵۸	" " نذیر احمد صاحب باجوہ	" " ۷-۱۱/۳۰	۱۴۰۰	"
۳۵۹	" " نصیر احمد صاحب	" " "	۱۲۴۰	"
۳۶۰	" " حبیب اسماعیل صاحب	" " "	۱۰۰۰	"
۳۶۱	" " نصر اللہ خان صاحب	" " ۷-۴/۵۵	۱۵۰۰	"
۳۶۲	" " منصور اللہ صاحب	" " "	۱۱۳۰	"
۳۶۳	" " مسعود احمد صاحب	" " "	۱۰۵۰	"
۳۶۴	" حفیظ احمد صاحب باجوہ	" " ۷-۱۲/۹۲	۱۰۳۵	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجالس انصار اللہ کی کارگزاری رپورٹ

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ گزشتہ ماہ احسان (جون) کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال فرما دیں۔

واضح رہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مہینہ ختم ہونے پر دس دن کے اندر اندر مرکز کو بھجوانا ضروری ہے۔ امید ہے کہ مجالس اس لائحہ عمل کی پابندی کریں گی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ صنعتی نمائش

اس سال لجنہ اماء اللہ کی سالانہ صنعتی نمائش انشاء اللہ اجتماع کے موقعہ پر لگائی جائے گی تمام شہروں کی لجنات اس میں شرکت کرنے کی کوشش کریں۔ مگر اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ ہمارے پاس جگہ کم ہے اس لئے اشیاء تعداد میں کم مگر معیاری لائیں۔ بازار سے خریدی ہوئی چیزیں نہ لائیں۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم مشتاق احمد مشتاق کریانہ سٹور مین بازار وزیر آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر سراج الدین صاحب ولد امیر بخش صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۳/۲ دارالیمن میں سے ۱۰ مرلہ میرے والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) نسیم اختر صاحبہ (۲) پروین اختر صاحبہ

استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ہم تمام وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سیمینار" بقیہ صفحہ اوّل

کہ وہ نبی جس کا حضرت موسیٰ کی کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۵ اور باب ۱۸ آیت ۱۸ تا ۲۰ میں ذکر ہے کون ہے؟ ریورینڈ نے ان پیش گوئیوں سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد یہودی خاتون مس ایمی گوٹ جو کہ بنائی برتھ اینٹی ڈیفیمیشن لیگ

-B'NAI BIRTH ANTI — DEFAMATION LEAGUE

سے تعلق رکھتی ہیں تقریر کے لیے تشریف لائیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہودیت دراصل ایک "طرز زندگی" ہے جس کے ذریعے تمام یہودی خواہ وہ کہیں بھی رہتے ہیں۔ ایک رشتہ میں منسلک ہیں انہوں نے یہودیوں کے زمانہ حال کے مختلف گروہوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے یہودیوں نے پرانے اور اصل یہودی اصولوں کو چھوڑ دیا ہے اور زمانہ جدید کے تقاضوں کے پیش نظر نئے اصول اپنا لیے ہیں۔ مثال کے طور پر قدیم رواج یہ تھا کہ عورت گھر سے باہر نہ نکل سکتی تھی اور نہ ہی تعلیم حاصل کر سکتی تھی مگر جدید زمانہ کی یہودی عورتیں، مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں۔ مس ایمی نے بالآخر حاضرات میں امریکن یہودی کے عنوان کا ایک پمفلٹ تقسیم کیا۔ سوال و جواب کے دوران مقررہ موصوفہ نے کہا کہ اُن کا خیال تھا کہ مسلمان یہودیوں کو ملحد اور کافر کہتے ہیں ہماری احمدی بہنوں نے اسلامی موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضرت ابراہیم اور حضرت موسےٰ علیہم السلام کو سچا اور مرسل من اللہ مانتے ہیں۔ البتہ ان کا پیغام اپنے وقتوں کے لیے تھا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر رہا اور مختلف یہودی فرقے اس میں ترمیم کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں اس کے مقابلہ پر قرآن کریم کا پیغام ہر لحاظ سے مکمل اور ابدی ہے اور دورِ حاضر کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

پہلی مقررہ کی طرح اس مقررہ سے بھی یہ سوال کیا گیا کہ وہ اس نبی کا تعین کریں جس کی بشارت کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۶ میں کی گئی ہے۔ مقررہ نے اس سوال کے جواب سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ساتھ آئی ہوئی یہودی عورتوں سے مدد مانگی، مگر وہ بھی کچھ جواب نہ دے سکیں۔

مقامی لجنہ کی طرف سے نومسلمہ سسٹر حمیدہ حلیم نے "اسلام اور اس میں عورت کا مقام" بیان کیا۔ انہوں نے سب سے قبل اسلام کے بنیادی عقائد سے مہمانوں کو متعارف کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی خوش خبری کا اجمالی رنگ میں ذکر کرنے کے بعد اسلام میں عورت کا مقام بیان کیا۔ انہوں نے زمانہ قبل از اسلام میں عورت کی حیثیت کا نقشہ کھینچا اور پھر اس انقلاب کا ذکر کیا جو اسلام نے عورت کے حق میں بپا کر دیا۔ دَورِ اسلام کے مختلف زمانوں میں مسلمان عورتوں نے جو مالی اور جانی قربانیاں دیں اور جو علمی اور روحانی ترقیات حاصل کیں۔

ان پر مبسوط بحث کرنے کے بعد انہوں نے پردہ کی حکمت بیان کر کے اپنے خطاب کو مکمل کیا۔

سوال و جواب کے دوران مہمانوں نے اسلام اور احمدیت کے پیغام اور تعلیمات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کرتے ہوئے کئی سوالات کئے جن کے جوابات نومسلمات سسٹر عائشہ شریف اور سسٹر سعیدہ لطیف نے انتہائی وضاحت کے ساتھ دیئے۔ جلسہ کی کارروائی محترمہ نصرت احمد کی اختتامی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر تمام غیر مسلم خواتین کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے متعدد کتب کے سیٹ جن میں انگریزی ترجمہ قرآن کریم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، حضرت محمد صلعم عورت کے نجات دہندہ شامل تھیں پیش کئے گئے۔

احمدی خواتین کے اس سیمینار کو کامیاب بنانے میں امام مسجد فضل مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور ان کے نائب مکرم انعام الحق صاحب کوثر نے خاطر خواہ امداد دی اور سوالات کے سلسلہ میں عہدنامہ قدیم اور عہدنامہ جدید کی متعلقہ آیات اور ان کے حوالہ جات لکھوائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سیمینار کا اختتام دعوتِ طعام پر ہوا جس کا انتظام لجنہ اماء اللہ واشنگٹن نے بڑے احسن طریق پر کیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کو بہتر نتائج سے ثمر آور فرمائے اور ہمیں اپنی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ذمہ داریوں کو بہتر از بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"ٹیلی ویژن" بقیہ صفحہ اوّل

بائیس منٹ کے اس انٹرویو میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ سکرین پر بیشتر وقت حضرت بانیٔ جماعت اور آپ کے تینوں جانشینوں کی بابرکت تصاویر پس منظر میں دکھائی جاتی رہیں جماعت احمدیہ اور حضرت اقدس کے بارے میں یہ پہلا ٹیلی ویژن انٹرویو تھا جو کینیڈا کے ٹیلی ویژن سے نشر کیا گیا۔ اس پروگرام کو ہزاروں افراد نے دیکھا۔ قابلِ ذکر امر یہ بھی ہے کہ اس ٹیلیویژن پروگرام کو تین بار دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس انٹرویو سے اسلام اور احمدیت کے بارے میں متعدد غلط فہمیاں دور کرنے کا موقع ملا۔ اس انٹرویو کے نتیجہ میں عام لوگوں میں احمدیت کے بارے میں بڑی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور کئی لوگوں نے معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مشن ہاؤس میں ٹیلیفون کئے ہیں۔

"الفضل" کی قیمت میں اضافہ

قارئین کرام!

چھ ماہ سے زائد کا عرصہ گزرا ہے جبکہ ملک بھر کے اخبارات نے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر اپنی قیمتوں میں ۲۵ پیسے کا اضافہ کیا تھا اس وقت ایک اخبار کی قیمت ۷۵ پیسے تھی۔ ہر اخبار نے اپنی قیمت ایک تہائی یعنی ۲۵ پیسے بڑھا دی تھی طباعت اور کاغذ کے اخراجات میں یہی اضافہ الفضل بھی برداشت کر رہا تھا اس لحاظ سے الفضل کی قیمت میں بھی ایک تہائی اضافہ یعنی ۴۵ پیسے کی نسبت سے ۱۵ پیسے جائز اور ضروری تھا۔ لیکن الفضل نے اس وقت اپنی قیمت میں اضافہ نہ کیا

روزنامہ الفضل محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگست کے جدید نظام پر طبع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ نظام جہاں اپنے اندر اچھی طباعت کی خوبیاں رکھتا ہے وہیں پر اس کے ساتھ پرانے نظام لیتھو کی نسبت طباعت و کتابت کے اخراجات دوگنا سے بھی زیادہ اٹھتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ نیا نظام اختیار کرنے کے بعد الفضل کو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کے زائد اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔

مندرجہ بالا وجوہات ایسی ہیں جن کی وجہ سے ادارہ الفضل نہایت معذرت کے ساتھ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ آج سے الفضل کی قیمت میں معمولی سا یعنی صرف دس پیسے فی پرچہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام ہماری مشکلات کو سمجھتے ہیں ہمیں یقین کامل ہے کہ احباب جماعت اپنے اس قومی آرگن کو زندہ اور مضبوط رکھنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

قیمتوں میں اس اضافہ کے بعد نئے نرخ مندرجہ ذیل ہوں گے:-

قیمت فی پرچہ:	۵۵ پیسے
سالانہ:	۱۲۵ روپے
ششماہی:	۶۴ "
سہ ماہی:	۳۳ "
خطبہ نمبر:	۳۵

امید ہے کہ احباب اپنے اس پیارے اخبار سے پہلے سے بڑھ کر تعاون فرمائیں گے۔

عباد اللہ گیانی

مینیجر الفضل ربوہ

اخبار احمدیہ :- بقیہ صفحہ اوّل

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا خدا ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خاص الخاص فضلوں رحمتوں اور عنایتوں کے طفیل ہمیشہ ہی صحت مند خوش و خرم اور خیر و عافیت سے رکھے۔ آپ کی عمر اور صحت میں بے اندازہ برکات دے اور اپنے فرشتوں کے لشکروں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل صحت یابی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

امید واثق ہے کہ یہ انٹرویو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ثابت ہوگا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین!

نظام منجن
دانتوں کی مضبوطی کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۳۹۹

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب انتقال فرما گئے

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب انچارج احمدیہ کلینک کانو (نائیجیریا) مورخہ ۱۰ جولائی وفات پا گئے ہیں۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کا جنازہ انشاء اللہ مورخہ ۲۰ جولائی کو ربوہ پہنچ رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل حاصل ہونے کی دعا فرمائیں۔

(چوہدری منیر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴